

حضرت نور الدین اعظم رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان بزرگ ترین امتیوں میں سے جو حضرت مسیح موعود کا ساتھ دینے اور خدمات دینیہ بجانے میں سب سے اول اور پیش پیش رہے حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ اس بلند ترین مقام پر فائز ہیں جہاں جماعت کے کسی دوسرے فرد کو پہنچنا نصیب نہیں ہوا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو فرشتوں میں سے ایک قرار دیا جن کے گزروں پر مسیح موعود نازل ہوا یعنی مسیح موعود کی تائید و نصرت کا انحصار ان دو محترم شخصیتوں پر رکھا گیا جن میں سے ایک کا نام مولانا حکیم نور الدین تھا، اور دوسرے کا مولانا سید محمد احسن ارضی ہوا۔
 بالفاظ دیگر یہ دو محترم شخصیتیں بمنزلہ ان دو فرشتوں کے تھیں، جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ ان کے گزروں پر مسیح موعود کا نزول ہوگا۔

اس وقت ہمیں صرف حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے، جو سب سے پہلے اس وقت حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے جب آپ براہین احمدیہ کی تصنیف میں مصروف تھے، اور ابھی آپ کو مسیحیت کے منصب پر فائز نہیں کیا گیا تھا، بلکہ ابھی مسیحیت لینے کا بھی آپ کو حکم نہ تھا۔ اس وقت حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کے لاحقہ پر مسیحیت کو نیکی خواہش

کی، جس کے جواب میں حضرت سیح موعودؑ نے فرمایا کہ مجھے ابھی بیعت لینے کا حکم نہیں اور میں جناب الہی کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں قدم نہیں اٹھا سکتا، اس پر حضرت مولانا نے عرض کیا کہ آپ وعدہ فرمائیں کہ جب بیعت لینے کا حکم ہو تو تب سے پہلے میری بیعت لی جاوے گی۔ آپ نے وعدہ فرمایا، یہ حضرت مولانا کی حضرت سیح موعودؑ کی پہلی ملاقات تھی اور مولانا شیر علی صاحب مرحوم و مغفور کا بیان ہے کہ حضرت اقدسؑ نے کہیں لکھا ہے کہ میں دُعا کیا کرتا تھا کہ خدا مجھے موٹے کی طرح ہاروں عطا کرے پھر جب نور الدین صاحب آئے تو میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ ہذا ذاتی یعنی میری دُعا کا مصداق ہی شخص ہے۔

حضرت مولانا نور الدین حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری میں ذنا فی الشیخ کی منزل پر پہنچے ہوئے تھے
 فروعی اور تحقیقاتی مسائل میں آپ کی رائے جو حضرت سیح موعودؑ کے خیال کے مطابق نہ ہو آپ فوراً اسے چھوڑ دیتے یا کم از کم اس بارہ میں سکوت کرتے اور حافظ شیوازیؒ کے اس شعر کو اپنا وظیفہ عمل سمجھتے تھے۔

ہرے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید

کہ ساک بے خبر نہ بود ز راہ در کم منزل ہا

اس بارہ میں دو مثالیں ہمارے سامنے ہیں اول ولادت سیح کا مسئلہ جس کے متعلق آپ کا ہمیشہ یہی خیال تھا کہ سیح علیہ السلام بابا پیدا ہوئے، لیکن چونکہ حضرت سیح موعودؑ بن باپ ولادت کے قائل تھے، اس لئے آپ نے اس بارہ میں کامل سکوت اختیار کیا، اور کبھی اس مسئلہ کو زیر بحث نہ لائے، ایسا ہی جب

حضرت سید موعودؑ نے تجملہ الصلوٰتین کی حدیث کے مطابق بعض اہم تصنیفات میں مصروفیت کی وجہ سے نماز اور عصر کی نمازیں بیچ کر ہی شروع کیں اور قادیان میں تمام جماعت آپ کے ساتھ ان دونوں کو جمع کر کے پڑھتی تھی، تو باوجودیکہ مولانا سید محمد حسن صاحب اور بعض دیگر علماء اس کو جائز نہ سمجھتے اور حضرت سید موعودؑ سے اس بارہا میں بھگڑا کرتے تھے مولانا زوال الدین صاحب نے اس موقع پر بھی زبان نہ کھولی اور حضرت سید موعودؑ نے مہرِ زمین کے جواب میں ایک زبردست تقریر کی اور آخر میں فرمایا :-

”اب وقت آگیا ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ او آندھی تمہیں نہ بلا سکے بعض تم میں ایسے بھی صادق ہیں کہ انہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہ سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھائیے لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی وہ مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی زوال الدین صاحب کسی نشان کے خالی نہیں انہوں نے اٹنا و صدقنا کہدیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپس آئے تو دستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی خبر پہنچی وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا۔“

حضرت اقدس نے اس قدر جوش بھی تقریر فرمائی تھی کہ مولانا زوال الدین حکیم الامتہ ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اٹھتے اور کہا کہ :-

لے حضرت مولانا زوال الدینؒ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔

”حضرت عمرؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رضیعت
 باللہ رباً وجمہد بنیاً کہا قرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت
 صادق امام مسیح موعودؑ اور ہمدی مہمود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں
 کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گذرا اور یہ
 خدا تعالیٰ کا فضل ہے ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اسباب ایسے
 ہیں جن کا ہمیں علم نہیں اور میں نے اس کو ہمیشہ آدابِ نبوت کے
 خلاف سمجھا ہے کہ کبھی کوئی سوال اس قسم کا کروں میں آپ کے حضور
 اقرار کرتا ہوں رضیعتا باللہ رباً وبت مسیحاً و مہمداً۔“
 حضرت مولانا کی اسی اطاعت و فرمانبرداری کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے ان
 الفاظ میں فرمایا ہے :-

”میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض
 کی حرکت تنفس کی پیروی کرتی ہے“

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

اسی جلائے ایلان کا ذکر آپ نے اس شعر میں فرمایا ہے

چرخ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نو دین بودے

ہمیں بودے کہ ہر دل پر از نور یقین بودے

لیکن اس اطاعت و فرمانبرداری کے باوجود حضرت مولانا پیر پستی سے کوبول
 دور تھے آپ بڑے پکے موحد واقعہ ہوئے تھے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی
 میں ایک دفعہ حضرت ام المومنین نے آپ کو بلا بھیجا، مصروفیت کی وجہ سے

آپ کے جانے میں تاخیر ہوئی تو پھر پیغام آیا، آپ نے فرمایا کہ جا کر کہہ دو ہم نے مرزا کی بیعت کی ہے، ان کی بیوی کی بیعت نہیں کی، کوٹھی اور پیر موتا تو یہ بات سن کر براخروختہ ہو جاتا، لیکن حضرت مسیح موعود کو جب یہ بتایا گیا تو آپ نے کہا مولوی صاحب سچ ہی تو کہتے ہیں کس قدر بلند گیر کیڑا رکھنے والا یہ مرید ہے اور کتنا بلند اخلاق پیر ہے کیا اس کی نظیر کسی اور پیر کی گوی اور ب سے بڑھ کر خلافتِ ربوہ میں نظر آتی ہے ؟

ایک اور واقعہ سن لیجئے، حضرت مسیح موعود کی وفات کے کچھ عرصہ بعد کسی شخص کے خط کا جواب دیتے ہوئے آپ نے لکھا کہ میں تو کبھی مرزا کی قبر پر بھی نہیں گیا۔

یہ ہے پیر پرستی سے اجتناب اور توحید پرستی کا کمال جو حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ تھا،

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ان خصوصیات آپ کے علم و فضل، آپ کے تقدس، آپ کی خدا پرستی، دینیہ اور سلسلہ کے لئے مانی قربانیوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا عشق و محبت کا ذکر حضرت مسیح موعود نے جا بجا اپنی تصنیفات میں فرمایا ہے جن کے ضروری اقتباسات ذرا ذیل میں :-

” خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھرئی ہوئی

رُو میں مجھے عطا کی ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے ایک لڑکائی

بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں، جن کا نام

ان کی بعض دینی خدمتوں کو ہمارے مالِ حلال کے

صرف سے اعلائے کلمہ السلام کے لئے وہ کر بے
 ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کاش وہ
 خدا منتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں شاید
 دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے۔ اس کے تصور سے قدرت
 ابلی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے
 اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور
 تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جوان کو میسر ہیں
 ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے
 ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے عظیم صحیح مانتی رکھتا
 ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت
 تک سے دریغ نہیں اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ
 میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر
 دم محبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور انکی محمودی
 اور جان نثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے
 بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا
 ہے۔ اور وہ محبت و اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے
 ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے خیال کی زندگی بسر
 کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں ان

کی رُوحِ محبت کے پُوش اورستی سے اُن کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ نہایت درجہ کی بے رحمی ہے کہ ایسے جان نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال بیٹھے جائیں جن کو اٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بے شک مولوی صاحب اس خدمت کو ہم پہنچانے کے لئے تمام جائیداد سے دستبردار ہو جانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا کہ ”میں اکیلا آیا ہوں اور اکیلا جاؤں گا“ قبول کر لیں گے۔“

اپنی کتاب حرامۃ البشریٰ (عربی) میں حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مولانا کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے :-

” اور میرے دوست سب متقی ہیں، لیکن ان سب سے قوی بعیرت اور کثیر العلم اور زیادہ ترزم اور علیم اور اکمل الایمان اور سخت محبت اور معرفت اور غنیت اور یقین اور اثبات والا ایک مبارک شخصِ مخلص، بزرگ، متقی، عالم صالح، فقیہ اور علیل القدر محدث اور عظیم الشان حاذق حکیم، حاجی الحرمین، حافظ قرآن، قوم کا قسریٰ نسب کا فاروقی ہے، جس کا نام نامی مع لقب گرامی مولوی حکیم نور الدین بھیروی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین و دُنیا میں بڑا اجر دے اور صدق و وفا اور اخلاص و محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اولِ نخبہ ہو ہے۔“

”اور غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدمتِ دین میں وہ عجیب شخص ہے، اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مختلف حربوں سے بہت مال خرچ کیا اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا جو ہر ایک رضا پر اور اولاد و اولاد و اولاد پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں، اور ہمیشہ اس کی رضا چاہتے ہیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال اولاد جاتیں صرف کرتے ہیں، اور ہر حال میں شکر گزاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔“

”اور وہ شخص رقیق القلب، صاف طبع، حلیم، کریم اور جامع الخیرات بدن کے قہد اور اس کی لذت سے بہت دور، بھلائی اور نیکی کا موقعہ اس کے ہاتھ سے کبھی فوت نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے، اور اپنی جان کو بھی خاتم النبیین کی راہ میں صرف کرے، وہ ہر ایک بھلائی کے پیچھے چلتا ہے اور مفردوں کی بیگنی کے واسطے ہر ایک سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صلیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ کس، اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محبت اس سے سبقت

نہیں لے گیا۔ (حماۃ البشریٰ ص ۱۵ ترجمہ عربی عبارت)
 کیا اس سے بڑھ کر کسی کی تعریف ہو سکتی ہے؟ لیکن یہیں تک نہیں حضرت مسیح
 موعود نے اپنی ایک اور تصنیف ائینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ میں
 اس سے بھی زیادہ آپ کی طرح فرمائی ہے اور آپ کے اخلاق و اعمال اور
 سیرت و مصیبت کا نقشہ نہایت دلربا الفاظ میں کھینچا ہے اور آپ کو اللہ
 تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کی اکثر
 خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے“

اس تمام عبارت کا اردو ترجمہ ذیل ہے :-

جب سے میں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے ماور کیا گیا ہوں اور سچ و قیوم
 کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا
 رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی
 طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا کے حضور چلا تا تھا اور کہتا تھا کہ لے
 میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ
 دُعا کا ہاتھ پیے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا اور میری دُعاؤں سے بھر
 گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی
 رحمت نے ہوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور صدیق
 عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے، اور میرے ان مخلص و ستوں
 کا خلاصہ ہے جو دین نے بارہ میں میرے دوست ہیں، اس کا نام اس کی
 نورانی صفات کی طرح نور اللہ میں ہے وہ جیسے ولادت کے لحاظ

سے بھیر دی اور نب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے
سزہ داروں میں سے اور شریعت والہین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو
اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی گویا کوئی جد اشدہ عضول گیا اور ایسا سرور
ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ اور یہ اپنے غموں کو بھول گیا جب سے
کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں
اس کو ساقیوں میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں
پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے
لئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے وہ علم و فضل اور نیکی و سخاوت
میں اپنے پچھتوں پر فوقیت لے گیا ہے اور باوجود اس کے اس
کا علم کوہِ رمہوی سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ
تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے اور اپنی تمام خوشی اللہ تعالیٰ کے کلام
میں رکھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اس کی شرح ہے اور علم اس
کا مطلوب ہے اور علم اس کی سیرت ہے اور توکل اس کی غذا
اور میں نے اس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا، اور
منعمین میں جو کہ اس کی مانند مخلوق میں فقیر نہیں اور نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں
اس کی مانند کوئی خرچ کرنے والا دیکھا، میں نے جب سے عقل و سمجھ پائی جو
اس کی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا اور وہ جب میرے پاس آیا اور مجھ
سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب

کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری ہی
دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں عداوت کو تار تھا اور میری فراست نے مجھ کو بتا دیا کہ وہ
اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی طرح
کرنا اور ان کے شمائل کو پھیلانا اس خوف سے بنا جانتا تھا کہ مبادا ان کے
نفوس کو ضرر دے لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ وہ تو ایسے لوگوں میں سے ہے
جن کے نفسانی جذبات شکستہ ہو گئے ہیں اور جن کی طبعی شہوات فناء ہو گئی ہیں
اور ان پر کوئی خوف نہیں کیا جاسکتا اور اس کے کمال کے نشانوں میں سے یہ ہے
کہ جب اس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اس کو ایک مسافر سرداں کی طرح پایا
یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلایا جائے تو اس نے غم کو اپنا شعار
بنالیا اور مارے غم کے اس کا عیش مکدر ہو گیا اور وہ مصطر کی طرح دین کی مدد کو
کھڑا ہو گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائن اور معارف سے
بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی
جاتی ان کی عبادتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور
ان کے الفاظ نہایت دلربا، خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والے کو شراب
ظہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس یہ چشم کی ہے جو مشک کیساتھ
آلودہ کیا جائے۔ پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت
سی کتورمی ملائی جائے، پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح
بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں اور ہم ان
میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے وہ تمام بڑھ گئی ہیں اس لئے

کہ اس نے تمام کمی و زیادتی کا اعطاء کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و
 براہین کے رسوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر فوفیت لے گئی
 ہیں۔ ہمارے اس شخص کو جوان کو حاصل کرے اور
 پہچانے اور غور سے پڑھے، ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا
 جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن مجید کے عقیدوں کو حل کرے اور
 خدا تعالیٰ کی کتاب کے اسرار و اوقاف پر واقف ہو تو اس کو چاہیے
 ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل ہیں جس کو ذہین
 طالب تلاش کرتا ہے ان کے رجحان کی خوشبو دلوں کو فریقہ کرتی
 ہے، ان کی شان و شوخوں میں کثرت سے میوے ہیں اور کوئی ٹھنک
 نہیں کہ وہ اس بارخ کی طرح ہیں جس کے خوشے جھکے ہوئے
 ہیں اور اس میں کوئی لغو بات نہیں سٹائی دینی اور پاکوں کے لئے جہانی ہے
 ان میں سے ایک کا نام فضل الخطاب اور ایک کا نام تصدیق براہین
 الحمدیہ ہے ان میں تمانت الفاظ اور لطافت معانی کے قیمتی موتی پر ویسے
 گئے ہیں بیان تک کہ وہ مولعین کے لئے اسوۂ حسنہ ہو گئی ہیں اور متکلمین
 آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہیں کتابوں کی طرز پر لکھیں اور بڑے بڑے
 عالموں کی زبانوں نے ان کی مدح سراہی کی ہے اتنے جو امرت
 جو امر البحر پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں
 کے موتیوں پر فانی ہو گئے ہیں اور وہ اس کے کمالات پر
 ایک میل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت کے بعد جان لو گے۔ اور

مؤلف فاضل نے ان کتابوں میں قرآن شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لئے کمر باندھی ہے اور اپنی تحقیق میں روایت اور درایت کے متفق کرنے کی مشقت اٹھائی ہے۔ پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لئے اور اس کے افکار و قادہ کے لئے۔ پس وہ مسلمانوں کا فخر ہے، اور اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور قرآن حمید کے حقائق کے تراویں کے پھیلائے میں عجیب ملکہ ہے، بلاشک وہ مشکوٰۃ جنوت کے انوار سے منور ہے اور اپنی پاک طینتی اور شان مروی کے مناسب تہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے وہ ایک عجیب و غریب مرد ہے اس کے ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں اس کے ایک ایک رشتہ کے ساتھ فکروں کے شرت پھوٹتے ہیں اور یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے غملا کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ خیر الواہبین ہے۔

وہ نخبۃ المتکلمین اور زبیرۃ المؤلفین لوگ اس کے زلال سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شراب ظہور کی طرح خریدتے ہیں وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے اس کے دل میں لطافت اور دقائق اور معارف اور حقائق کے انوار اسطرح ہیں جب وہ اپنے پاک و صاف کلمات اور اچھوتے اور فی البدیہہ عجیب و غریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے تو گو یادوں اور روحوں کو سلطیت لاگوں اور داعی مزامیر کے ساتھ فریفتہ کرتا ہے اور کھلے کھلے معجزوں کے

اس پر قسم قسم کے انعام کئے ہیں اور اس کی بقا کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کی ہے، اسکو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں، میری محبت میں قسم قسم کی ملائیتیں اور بد زبانیاں اور وطن عداوت اور دوستوں کی مخالفت اختیار کرتا ہے۔ میرے کلام کے سننے کے لئے اُس پر وطن کی جڑاٹی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اہل وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے قبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں اس کو اپنی رصنا میں فایتوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ عیب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے بیک ہکنے والوں میں سے ہوتا ہے اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور اس کا کم اور کثیر کی طرح ہے اس کی صحبت بد حالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے اور اس کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر بمر کے حملہ کی طرح ہے۔ کفار پر اس نے پتھر برسائے ہیں آریوں کے مسائل کو اُس نے کھوٹا۔۔۔ اور نقب لگا کر ان بیوقوفوں کی زمین میں اترا اور ان کا تعاقب کیا۔ اور ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا، اور اپنی کتابوں کو مکہ تبین کے لئے نیروز کی طرح سیدھا کیا۔ پس خدا تعالیٰ نے اُس کے ہاتھ پر دشمنوں کو شرمندہ کیا۔ پس اُن کے منہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا۔ اور وہ مردوں کی طرح ہو گئے، پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا، لیکن مردے

موت کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں رزتے ہوئے واپس چلے گئے، اگر
 اُن کے لئے حیا میں سے کچھ بھی حصہ ہوتا تو وہ دوبارہ حملہ نہ کرتے۔ لیکن
 بے حیائی اس قوم کا خاصہ ہو گیا ہے اس قوم کا حلیہ اس طرح ہو گیا ہے
 جس طرح تجل گھوڑوں میں تعجل پس وہ ذبح کئے ہوؤں کی طرح حملہ کرتے ہیں
 اور فائنل بیبل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے
 دوستوں میں سے ہے وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت
 کی ہے اور عقیدت کو میرے ساتھ خاص کر دیا ہے اور جنہوں نے
 عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدا نے تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہ
 کریں گے پس میں نے ان کو اُن لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہد کی محافط
 کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں اور وہ اس پر شرر زمانہ میں اس
 ماہ المعین کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جس طرح اس کے
 دل میں متآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ایسی محبت میں اور کسی
 کے دل میں نہیں دیکھتا وہ قرآن کا عاشق ہے اور اس کی آیات میں کی محبت
 اس میں پکتی ہے اس کے دل میں خدا نے تعالیٰ کی طرف سے ڈر ڈالے
 جاتے ہیں۔ پس وہ ان لوگوں کے ساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق
 دکھاتا ہے جو نہایت بعید و پوشیدہ ہوتے ہیں اور اسکی اکثر
 خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے اور یہ خدا نے تعالیٰ کی عطا ہے
 وہ جس کو چاہے دیتا ہے اور وہ خیر الرازقین ہے اور خدا
 تعالیٰ نے اس کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و بصارت

والے ہیں اور اس کے کلام میں وہ ہلاوت و طلاق و ودیعت کی گئی
 ہے، ہر دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی، اور اس کی فطرت کے لئے
 خدا نے تعالیٰ کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے۔ خدا نے
 تعالیٰ کے کلام میں بے شمار خزانے ہیں جو اس بزرگ جہان کے
 لئے ودیعت کئے گئے ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس کے
 کوئی اس کے ذوق میں جھگڑنے والا نہیں کیونکہ اس کے بندوں میں سے
 بعض وہ مرد ہیں جن کو تھوڑی سی نبی دی گئی ہے اور دوسرے کئی آدمی ہیں جن کو
 بہت سا پانی دیا گیا ہے اور وہ اس کے ساتھ حجت بازی کرنے والے ہیں
 جیسے میری زلیت کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں
 کا مرد ہے اس کے لئے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے لکل علم
 الرجال و لکل میدان ابطال اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے۔
 ان فی الزوا یا خبایا و فی الرجال بقایا خدا تعالیٰ اس کو
 عاقبت سے اور اس کو محفوظ رکھے اور اس کی عمر کو اپنی دشمنی اور
 اطاعت میں مبارکے اور اس کو مقبولین میں سے بنائے۔ میں دیکھتا
 ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور
 اس کے پاس نازل ہونے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ جہانوں کی طرح
 اس پر نزول الود متواتر ہو رہا ہے جب کبھی وہ کتاب اللہ کی
 طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے اور لطائف کے چھنے
 بہاتا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے پیچھے

ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی بڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے، عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور خجیب تاثیر کی وجہ سے تسیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو مبرا کرتے ہیں حتیٰ کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اکھاڑ دیتا ہے، اضطراب میں آل دیا ہر ایک جوان کو اس چیز نے جو واقع ہوئی اور علمائے علوم روحانیہ کی دولت اور امر اور رحمانیہ کے جو اہرات سے بے گوشت بڈی کی طرح خالی رہ گئے۔ پس وہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں، سو وہ علماء میں آنکھ کی پتلی کی طرح ہے اور حکمت کے آسان میں روشن سوچ کی طرح ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، اور وہ ان سطحی راؤں سے خوش نہیں ہوتا جن کا بلت ادبچی زمین ہے نہ نیچی زمین بلکہ اس کا ہم ان دقیق الماخذ اسرار کی طرف پہنچتا ہے جو گہری زمین میں ہوتے ہیں

خَلَلَهُ دَرَكًا وَعَلَى اللَّهِ أَجْرَهُ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کھوٹی ہوئی دولت کو واپس کر دیا ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو توفیق جیسے جاتے ہیں اور سب حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اس کی سخت ضرورت تھی سو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر و صحت اثرات میں برکت دے اور مجھ کو ایسے اوقات

عطا کرے جن میں وہ دعائیں قبول ہوں جو اس کے اور اس کے قبیلہ کے لئے دعا کروں اور میری فرست گواہی دیتی ہو کہ یہ استجابات ایک محقق امر ہے نہ ظنی اور میں ہر روز امیدواروں میں سے ہوں، خدا تعالیٰ کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں، اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اسکو سابقین میں سے پاتا ہوں اور میں اس کے علم و حلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کونسا دوسرے پر توقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل فرما اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ، اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ہوا در دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر، اے ارحم الراحمین۔ آئین تم آئین۔ تمام تعریف اولاد آخراً و ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہی دنیا و آخرت میں میرا والی ہے۔ اسی کے کلام نے مجھے بلایا اور اسی کے ہاتھ نے مجھے بلایا سو میں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اشارے اور القاب سے لکھا ہے ولاحول ولا قوت الا باللہ وہی قادر ہے آسمان و زمین میں اے میرے رب جو میں نے لکھا ہے محض تیری قوت طاقت اور تیرے الہام کے اشارے سے لکھا ہے، پس تمام

تعریف تیرے ہی لئے ہے اسے وہ العالمین۔
 یہ ہے وہ نور الدین جس کے متعلق آج کہا جاتا ہے کہ:-
 ”بتائیں تو سہی کہ وہ کون سے ملک ہیں
 جن میں مولوی نور الدین صاحب نے
 اسلام کی تبلیغ کی، یورپ، امریکہ،
 افریقہ اور ایشیا میں وہ کونئی ایک
 ملک ہی دکھادیں جس میں انہوں نے
 اسلام پھیلایا ہو۔“

(الفصل ۲، اگست ۱۹۵۶ء)

کون بتا دے؟ بہتر ہوتا یہ سوال میاں محمود احمد صاحب حضرت سیح موعود
 سے کرتے جنہوں نے فرمایا کہ:-

”وہ خدام دین کا سردار ہے
 اور ہیں اس پر رشک
 کرنے والا ہوں“

اور فرمایا کہ:-

”میں اس کو علوم اور اعمال
 اور نیکی اور صدقات میں
 یکجہاٹے زمانہ پاتا ہوں“

میاں صاحب کا سوال ہم پر نہیں ہو سکتا، حضرت سیح موعود سے ہونا چاہیے

کہ مولوی نور الدین صاحب کی کونسی خدمات ہیں جن کی بناء پر آپ نے انہیں
 ”خدام دین کا سردار“ قرار دے دیا اور ان پر رشک کرنے لگ گئے؟
 کون سے ان کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات ہیں جن کی وجہ
 سے ان کو آپ نے ”یکتا گئے زمانہ“ قرار دے دیا؟ کیا یہ مسیح موعودؑ کی
 تکذیب نہیں کہ وہ تو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو ”خدام دین کا سردار“ اور
 ”یکتا گئے زمانہ“ قرار دیں، ان پر رشک کریں ان کو ”رب کی آیات میں
 سے ایک آیت“ اور ”اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے“ ٹھیرا میں
 اور میاں صاحب فرمائیں کہ:-

”کون سے ملک میں مولوی نور الدین

صاحب نے اسلام کی تبلیغ کی“

ایسا کہنا فی الحقیقت خدا تعالیٰ کو تھیلانا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ فرما
 ہیں:- ”میں نے یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے

فضل اور اشارے اور اتمام سے لکھا ہے“

تعبت ہے خدا تعالیٰ تو مولانا نور الدینؒ کی مدح و توصیف مسیح موعودؑ کے
 قلم سے لکھواتا ہے اور میاں صاحب پوچھتے کہ انہوں نے کون سے
 مشن قائم کئے؟ آئیے ہم آپ کو بتائیں کہ وہ تمام مشن جن پر آپ کو خرد
 ناز ہے اور بڑے متبخترو استکبار کے ساتھ آپ نے فرمایا
 ہے کہ:-

”ہر ملک میں میں نے مبلغ بھجوائے یورپ“

کی ہر مسجد میں نے بنوائی اور بیرونی ممالک
میں ہر مشن میں نے قائم کیا۔

یہ تمام مشن فی الحقیقت مولوی نور الدین صاحب کے قائم کئے ہوئے ہیں، بیرونی
مشنوں کے قیام کی طرح فی الحقیقت مولوی نور الدین صاحب نے ہی ڈالی، جن کے
زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب تبلیغ اسلام کا جذبہ لئے ہوئے انگلستان
تشریف لے گئے اور حضرت مولانا نے انہیں وہاں مسجد و دوکنگ کا پتہ
دیا، جہاں سب سے پہلے اسلامی مشن کا قیام عمل میں آیا، اسی مشن کے قیام سے
حضرت مسیح موعود کا وہ کشف پورا ہوا جس میں آپ نے لندن میں وعظ کرتے ہوئے
سفید پرندے پکڑنے، اور اسی مشن کی بے نظیر کامیابیوں نے جو حضرت مولانا
نور الدین رحمۃ اللہ کی دعاؤں کا نتیجہ اور ان کے عظیم ائشان کا ناموں میں سے
ہیں میاں صاحب کو بیرونی مشنوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی، ہم ان مشنوں
کی تحقیر نہیں کرتے، جہاں تک تبلیغ اسلام کا کام ان کے ذریعہ ہوتا ہے، ہم
اسکی قدر کرتے ہیں، لیکن دوکنگ مسلم مشن کو شریفیت حاصل ہے، اور

۱۔ کس قدر غلط بیانی ہے، کیا برلن مسجد، دوکنگ کی شاہجہان مسجد، میاں
صاحب کی بنوائی ہوئی ہیں، کیا دوکنگ مسلم مشن، برلن مسلم مشن، امریکہ کا فرانسنکو
مشن میاں صاحب نے قائم کئے تھے؟ یہ تو جماعت احمدیہ لاہور کے کاڈاناسے
ہیں جن کو وہ حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کے کوششے اور حضرت مسیح
موعود کی ولی آرزوؤں اور خوابوں کی تعبیر سمجھتے ہیں۔

اسی شرف کی حقیقی مقدار وہ ذات گرامی ہے جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے
 ”خدا م دین کا سرور“ قرار دیا یعنی حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
 یہاں تک نہیں، حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ ہی کے زمانہ خلافت
 میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 نے کیا، جو حضرت مولانا کو شہ روزن سے آؤتک سنایا گیا، اور آپ کو جناب
 الہی سے اس کی قبولیت کا اہام ہوا،

یہی وہ مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ
 ہدایت عیسائیت کے رد میں کتاب لکھی، تصدیق براہین احمدیہ جیسی بینظیر
 تصنیف کی اور سب سے بڑھ کر اس نئے گزرے زمانہ میں جبکہ مسلمان
 قرآن سے دور جا پڑے تھے، جہانغت احمدیہ میں درس قرآن کی بنیاد ڈالی
 جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمانیں جگہ جگہ درس قرآن کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔
 اسی نور الدین کے متعلق ہیں کہ اس نے کیا خدمت اسلام کی تھی؟
 حقیقت پر پردہ ڈالنا ہے، یہ وہ نور الدین اعظم ہے جو بقول
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :-

”شکوٰۃ نبوت کے انوار سے

منور ہے اور اپنی پاک طینتی

اور شان مردی کے مناسب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نور سے نور لیتا ہے وہ

عجیب و غریب مرد ہے اس کے
 ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار
 کی نہریں بہتی ہیں اس کے ایک
 لہجہ کے ساتھ فکروں
 کے شربت پھوٹتے ہیں، اور
 یہ خدا تعالیٰ کا نقل ہے جس کو
 چاہے عطا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ
 خیر الواسعین ہے۔“



شائع کردہ

وائی ایم اے - ایوسی ایشن لاہور،

(مطبوعہ: قیامی پریس)